اعوذباللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ذریتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت:

مقامِ کشتیٔ نوح اور حاملِ قرآن

صدر الصدور قطب الاقطاب اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاندپوری
رحمتہ اللہ علیہ کے خطابِ اقدس سے اقتباس

(انٹرنیٹ ایڈیشن)

ناشر: حلقۂ علویہ القادریہ العالمی (ٹرسٹ)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

email: jilanione@ yahoo.com
st-8- block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ذریتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت:

مقامِ کشتیٔ نوح اور حاملِ قرآن

صدر الصدور قطب الاقطاب اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاند پوری رحمتہ اللہ علیہ کے خطابِ اقدس سے اقتباس

سربراہِ حلقۂ علویہ القادریہ شیخ المشائخ پیرِ طریقت اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاند پوری صاحب مدظلہ العالی نے علامہ فرقان حیدر عابدی، مولانا شاہ فیروز الدین رحمانی، علامہ شبیہ الرضا زیدی، علامہ سید عون نقوی، علامہ اکرم ترمذی، مولانا مقبول جان چشتی، مولانا وقار حسین نقوی، علامہ عباس مہدی اور اپنے خلیفہ اور چیف سیکریٹری جناب عبدالحفیظ علوی القادری کے ہمراہ 3 جون 2004ء بروز ہفتہ بوقت چار بجے (بمطابق 14 ربیع الثانی 1425ھ) کراچی پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

میرے عزیزو! دوستو! اس پریس کانفرنس میں، مَیں سب سے پہلے اپنے ان بھائیوں کا جو اخبارات اور جرائد کی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہوں، اس کے بعد میرا سلام ان شہداء کی خدمت میں پہنچے کہ جو بے گناہ شہید کئے گئے اور ان زخمیوں کی

Publisher: HALQA E ALVIA ULQADRIA (trust) st-10 block 10-A Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. e-mail: jilani...@yahoo.com

خدمت میں کہ جن کو بغیر کسی قصور کے زخم پہنچائے گئے اور میرے اس سلام کے بعد ان شہداء اور زخمیوں کے عزیز و اقرباء اور ان کے والدین اور ان کے دوستوں کی خدمت میں مبارکباد اس بات کی ہے کہ ان کے نونہالوں نے مسجد میں اپنا خون اپنے آقا و مولا اور جدِ امجد حضرت علی علیہ السلام کے خون کے ساتھ شامل کیا ہے جو بڑی سعادت ہے۔ جو بے گناہ قتل کئے گئے ہیں، ان کے لواحقین پر صبرِ حسینؑ لازم ہے۔

ہم سادات حسنی اور سادات حسینی اہلبیتِ رسول اللہ ﷺ کی اولاد ہیں جن کو حضور ﷺ نے اپنی ذریت قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ ذریت جو ساداتِ حسنی اور ساداتِ حسینی دونوں پر مشتمل ہے، اصل میں حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق نوحؑ کی کشتی ہے، اس کشتیٔ نوحؑ میں جو سوار ہوا وہ فلاح کو پہنچا اور بچ گیا اور جو اس سے دور رہا یا اس کشتی سے اتر گیا وہ تباہ ہوا۔

میرے دوستو! حضور ﷺ کی ایک اور حدیث آپ کے ہر وقت پیشِ نظر رہنی چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے میریؐ امت! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں، ایک میریؐ ذریت، دوسری اللہ کی کتاب اور یاد رکھو یہ دونوں قیامت تک ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوں گے اور جنھوں نے ان کو اختیار کر لیا وہ کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے۔

تو حضور ﷺ کی یہ وصیت امت کیلئے قیامت تک کیلئے ہے اور ذریت بھی قیامت تک کیلئے ہے اور ذریتِ رسول اللہ ﷺ اصل میں دونوں شہزادوں سے پیدا ہوئی۔ مولا حسن علیہ السلام اور مولا حسین علیہ السلام دونوں کی اولادیں حضور اکرم ﷺ کی ذریت ہیں۔ ایک کی اولاد دوسرے کو نظر انداز کر کے ذریت ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی بلکہ دونوں کی اولادیں مل کر ذریتِ رسول اللہ ﷺ ہیں۔

میں اس موقع پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ سازشیوں نے مسلمانوں کو گمراہی کی طرف دھکیلنے کیلئے (اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے حبیب ﷺ کا ارشاد سامنے رکھ کہ اگر یہ دونوں یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذریت اور قرآن ایک جگہ رہے تو کبھی امت گمراہ نہیں ہوگی) ذریت رسول اللہ ﷺ کو تقسیم کر دیا یعنی ساداتِ حسنی اور ساداتِ حسینی کو الگ الگ کر دیا۔ یہ کشتی جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حبیب ﷺ نے مقرر فرمائی تھی، یعنی ذریتِ محمدی ﷺ جو حسنی سادات اور حسینی سادات پر مشتمل تھی، اس کشتی کے تختے الگ الگ کر دیئے گئے (یعنی سادات کو حسنی اور حسینی میں تقسیم کر دیا)۔ جب ایسا ہو گیا تو امت کیلئے گمراہی سے بچنے کا کوئی راستہ

باقی نہ تھا اور امت گمراہ ہوتی چلی گئی، نتیجہ یہ نکلا کہ یزیدی گروہ حسینی گروہ کے ایک حصہ پر غالب آ گیا اور وہ اس لئے ہوا کہ دنیا کی اساس اور ضرورت سب کے سامنے تھی، وہ مجبور ہو گئے کہ دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے بادشاہت کے گرد چلے جائیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ ان لوگوں نے کہ جو دین کے ٹھیکیدار تھے، بادشاہوں کو خلفاء بنا دیا لیکن قرآن آپ کو بتاتا ہے کہ خلافت اصل میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی دین ہے جو اس نے آدم علیہ السلام کو دی اور حضور اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو دی۔ اب خلیفہ وہ ہوگا کہ اگر اصحابؓ یعنی خلفائے رسول ﷺ کسی کو خلیفہ مقرر کریں۔ تو یہ سلسلۂ خلافتِ رسول اللہ ﷺ، چار خلفاء تک آیا اور چوتھے خلیفہ مولائے کائنات حضور حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا ابوتراب علیہ السلام کو مولائے کائنات کا درجہ اور مقام حضور اکرم ﷺ نے یہ فرما کر عطا فرما دیا کہ "میں جس کا مولا ہوں یہ علیؓ بھی اس کا بھی مولا ہے"۔

اب اصل میں حضرت علیؓ کی مولائیت کو ماننے والے ہی شیعہ سنی اختلاف کی حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں لیکن جو حضرت علیؓ کی مولائیت کو نہیں مانتا تو حضور غوث پاکؒ کا فتویٰ موجود ہے کہ امیر المومنین کے خلاف کوئی شخص اگر تلوار اٹھائے تو وہ باغی ہے۔

اب یہ باغی کسی قسم کے احترام کا مستحق ہے یا نہیں؟ یہ دنیا میں سب جانتے ہیں کہ باغی کیلئے کوئی پروٹوکول یا احترام کسی ملک کے قانون میں بھی نہیں ہے!

میں آپ سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بھائیوں کا ایک حصہ اس معاملے میں بہت آگے ہے اور قابلِ مبارکباد ہے کہ اس نے ہر سال حسینیت کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کیلئے پوری جدوجہد کی ہے لیکن یہ ہر سال پیش کرنا حقیقت میں ناکافی ہے۔ چنانچہ آج میں جن لوگوں کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں، یہ وہ لوگ ہیں جن کی اولاد نے حسینیت کو عملی طور پر شہادت اختیار کر کے لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ ہمیں ان شہداء کی بارگاہ میں سلام پیش کرنا چاہئیے اور ان شہداء کے والدین کے سینوں میں غم کی جو آگ بھڑک رہی ہے، اس میں یہ حقیر فقیر برابر کا شریک ہے۔ یہ فقیر اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے اسی طرح بجھا رہا ہے جس طرح اس کے بزرگوں نے کربلا کی اندوہگی کی آگ کو ہمیشہ اپنے آنسوؤں سے بجھایا ہے۔ چنانچہ یہ آگ میں اپنے آنسوؤں سے اس لئے بجھا رہا ہوں کہ یہی ہم اہلِ سادات کی روایات ہیں،

Publisher: HALQA E ALMIA QADRIA (trust) st-8, Block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300. Pakistan email: jilani...@yahoo.com

بدلہ اور انتقام اور ہنگامہ آرائی ہم سادات کے یہاں نہیں ہے۔ اس لئے میں شہداء کے والدین، دوستوں، عزیز و اقارب، سب سے اپیل کرتا ہوں کہ صبرِ حسینؑ اختیار کریں، اپنے آنسوؤں سے اس آگ کو بجھانے کی کوشش کریں، اس آگ سے کسی کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیئے کیونکہ یہ صبرِ حسینؑ کی آگ ہے، آپ صبرِ حسینؑ اختیار کریں اور جب یہ اختیار ہو جائے گا تو یہ یقینی بات ہے کہ پہلے بھی یزیدیوں کو شکست ہو چکی ہے، اور اب ایک مرتبہ پھر وہ دنیا کے سامنے شکست یاب ہو جائیں گے اور یزید ہمیشہ کیلئے شکست خوردہ ہو جائے گا۔

میں کسی حکومت کا ذکر نہیں کروں گا اس لئے کہ حکومتیں تو سب یکساں ہوتی ہیں، حکومت اس وقت ناکام ہوتی ہے جب وہ عوام کی مرضی کے مطابق نہ چلے۔ اصل میں صحیح حکومت ہمارے پاکستان کے مقدر میں کبھی تھی ہی نہیں! آج بھی نہیں ہے! آج بھی جو کچھ ہو رہا ہے وہ حاکم اپنی مرضی کے مطابق کرتے ہیں اور کر رہے ہیں اوہ بے شک اس معاملے میں صادق ہوں گے کہ وہ امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ انھیں اگر حکومت کرنا ہے تو امن قائم کرنا تو ان کی ضرورت ہے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ امن کیلئے کئے گئے ان کے اقدامات بھی امن کے مطابق ہوں، عوام کو اشتعال دلانے سے گریز کیا جائے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ کبھی بھی امن کی وہ اصلی صورت کو سامنے نہیں لا سکیں گے کہ جو ہمارے امراء، فقراء اور اہلِ دل علماء لا سکتے ہیں اور وہ صورت ہے عوام کو صبر کی تلقین اور ان کو صبر پر قائم کرانا!

صبر ایسی چیز ہے کہ جو روحانیت کو بھی بڑھاتی ہے اور شیطانیت کو شکست دیتی ہے۔ یہ سبق ہمیں مولا امام حسین علیہ السلام نے دیا ہے۔ تو میں مولا حسین علیہ السلام کے بچوں سے، رسول اللہ ﷺ کی ذریت سے، جنابِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جگر گوشوں سے اپیل کروں گا کہ خدارا! اپنے جذبات کو اپنے لئے سونے کی کان بنا لو۔

اے لوگو! اہلِ سادات ذریتِ رسول اللہ ﷺ ہیں، اور ذریت رسول اللہ ﷺ حسنی سادات اور حسینی سادات دونوں پر مشتمل ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرما چکے ہیں کہ ان ﷺ کی ذریت کشتی نوحؑ ہے۔ اور اس فقیر نے یہ واضح کر دیا ہے کہ سازشیوں نے اس کشتی کے تختے الگ الگ کر دیئے ہیں یعنی نسلِ رسول ﷺ کو دو حصّوں میں بانٹ دیا ہے جبکہ سادات تو درحقیقت ایک ہی خاندان ہیں، ان میں کوئی تفریق

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (trust) 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300 Pakistan email: jilanione@yahoo.com

نہیں ہونی چاہئیے۔

ان سازشوں کا جواب یہ ہے کہ آپ اس کشتیٔ نوحؑ کے دونوں تختوں کو ایک جگہ پھر جمع کر دیں تا کہ نوحؑ کی کشتی مکمل ہو جائے یہ نوحؑ کی کشتی ہی (یعنی ساداتِ حسنی اور ساداتِ حسینی کا اتحاد) امت کی بھلائی اور فلاح کا راستہ ہے کیونکہ یہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ میری ذریت کشتیٔ نوحؑ ہے، جو اس کشتیٔ نوحؑ میں بیٹھ گیا وہ فلاح کو پہنچا جو اس سے اتر گیا وہ غرق ہوا۔

یاد رکھیئے کہ کشتی ہمیشہ طوفانوں کیلئے ہوتی ہے! آپ دیکھ رہے ہیں کہ طوفان موجود ہے۔ اس طوفان سے بچنے کیلئے کشتی کی شدید ضرورت ہے اور اس ضرورت کو میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اور اللہ کا شکر ہے کہ آج ہم کم از کم اس پریس کانفرنس میں تو اکٹھے بیٹھے ہیں لیکن اگر اس کی صورت ایک تحریک کی ہو تو اتحاد کی منزل اور قریب آجائے گی اور میں یہ کہوں گا کہ اس مشن کی کامیابی میں ہمارے علماء اور فقراء اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

میں فقراء کے کردار کو خاص طور پر اس لئے اہمیت دیتا ہوں کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن شریف میں ان کا ذکر بڑی شان کے ساتھ فرمایا ہے۔ میں حوالہ دوں گا قرآن شریف کی سورۃ توبہ کی 119 ویں آیت کا۔ آپ ملاحظہ فرمائیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیۂ کریمہ میں ارشاد فرمایا ہے کہ ''یاایھا الذین امنوا تقو اللہ '' اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو (اور اللہ سے ڈرو تو اس کا ثبوت یہ ہے کہ) ''کونوا مع الصدقین '' اور سچوں کے ساتھ رہو۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَكُونُوا۟ مَعَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿١١٩﴾

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ۔۔۔ اور سچوں کے ساتھ ہو ۔۔۔

یہاں بے شک یہ سوال ہو سکتا ہے کہ ہر شخص اپنے بزرگوں کو سچا سمجھتا ہے اور تفریق اس لئے مٹتی نہیں کہ سب کے پاس اپنے اپنے دلائل موجود ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ دلیلیں ہماری اپنی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہم سوال کر سکتے ہیں کہ اے ہمارے مالک! اے ہمارے معبود! تو ہمیں بتا کہ سچے کون ہیں؟ تو اللہ تبارک وتعالیٰ تو ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ پہلے سچے، صادقین، انبیاء علیہم السلام ہیں، ان کے بعد

Publisher: HALQA E ALVIA E QADRIA (Trust)
Block 10-A Gulshan e Iqbal Karachi-75300 Pakistan

اولیاء اور آئمہ ہیں۔

آئمہ اہلبیتؑ میں 11 اماموں کے بعد بارہویں امامؑ غیبت میں ہیں۔ اب بارہویں امامؑ کے غیبت میں چلے جانے کے بعد یہ معاملہ بھی ہمارے پیشِ نظر ہونا چاہیئے کہ وہ یونہی ہمیں طوفان میں چھوڑ کر غیبت میں چلے گئے ہیں یا ہمارے لئے کوئی ایسا انتظام کر گئے ہیں کہ ہم اس انتظام سے ہدایت حاصل کریں اور طوفان سے بچیں؟

تو جب یہ مسئلہ ہمارے سامنے آئے تو ہمیں قرآن کی طرف رجوع کرنا چاہیئے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ جب بھی کوئی مسئلہ ہو تو خدا اور رسول ﷺ کی طرف رجوع کرو، قرآن تمھارے پاس ہے، ذریت تمھارے پاس ہے۔

تو ہم دیکھتے ہیں کہ ذریت نے قرآن شریف کو ہمارے سامنے رکھا اور سورۃ الحشر کی آٹھویں آیت ہمارے سامنے لائی گئی اور قرآن شریف آپ سب کے پاس موجود ہے، آپ دیکھ لیجئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فقرائے مہاجرین کیلئے فرماتا ہے کہ یہ وہ صادقین ہیں کہ جو گھروں سے اللہ کی رضا کیلئے نکلے اور انھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مدد کی۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ

ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں اور

اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ

مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے

رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۸﴾

وہی سچے ہیں

اللہ کی کیا مدد کی؟ اللہ کی یہ مدد کی کہ اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ رسول ﷺ کی کیا مدد کی؟ رسول ﷺ کی یہ مدد کی کہ رسول ﷺ کی ذریت کو اپنا رہبر بنایا کر کشتی نوحؑ کو مستحکم کیا۔

لیکن ہم اللہ اور رسول ﷺ کے ان واضح فرامین کو بھول گئے۔ آج اگر ہم پھر ادھر رجوع کریں اور

Publisher: HALQA E AWLIA UL QADRIA (trust) ... block 10-A, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300, Pakistan email: jilanione@yahoo.com

اہلبیتِ رسول اللہ ﷺ میں دونوں شہزادوں کی اولادیں جو ذریتِ رسول ﷺ ہیں، اس بات کو محسوس کریں کہ یہ ہماری غلطی تھی کہ ہم کشتی کا ایک ایک تختہ اپنے سروں پر لئے پھر رہے ہیں، ہمیں چاہئیے کہ ان دونوں تختوں کو ایک کر کے کشتی کو کو جوڑ دیں تاکہ ایک کشتی بن جائے تو امت کو یہ فائدہ ہوگا کہ وہ نوحؑ کی کشتی میں آجائے گی اور فلاح حاصل کرلے گی۔

آج پوری امت کے اتحاد کی بات کی جاتی ہے یعنی اتحاد بین المسلمین! لیکن میرے عزیزو! اتحاد تو جب ہوگا جب امت کو پناہ ملے گی! آپ نے پناہ کو تو ختم کر رکھا ہے! اور پناہ کو کیسے ختم کیا؟ اس طرح ختم کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی ذریت کو سازشوں کے تحت دو حصّوں میں تقسیم کر دیا گیا یعنی کشتیِ نوحؑ کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔

اور یہ تقسیم نہ تو اللہ کو پسند ہے اور نہ اس کے رسول ﷺ کو! میں آپ کو مثال دیتا ہوں کہ آپ کی اولاد میں آپ کے دو بیٹے اگر آپس میں الگ الگ ہو جائیں اور اپنی اپنی کاروائیوں میں لگ جائیں گے تو کیا یہ آپ کو پسند آئے گا؟ یہی حال میرے آقا حضور اکرم ﷺ کا ہے! مجھے اس مرتبہ عمرے کی حاضری میں یہ فرمایا گیا ہے کہ امت کے ایک جگہ جمع ہونے کا ذریعہ ہماریؐ ذریت ہے جو امت کی فلاح کا ذریعہ ہے، ہماریؐ یہ ذریت جس کو ہمؐ نے کشتیِ نوحؑ فرمایا ہے، تم اس کو اکٹھا کر دو اور اس اتحاد کے کام میں لگ جاؤ، اللہ جزا دے گا۔

چنانچہ اس عاجز فقیر جیلانی چاند پوری نے ساداتِ حسنی اور ساداتِ حسینی کے اتحاد کا عزم کر لیا ہے اور آج میں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اے حسنی سیدو! اور اے حسینی سیدو! تم ایک جگہ جمع ہو جاؤ تاکہ امت کی بھلائی کا راستہ نکلے! اور وہ بھلائی کا راستہ ہے کشتیِ نوحؑ اور اس میں جو شامل ہوگا وہ فلاح کو پہنچے گا اور جو اتر جائے گا اس سے تو وہ غرق ہو جائے گا۔

اصل میں امت کی بھلائی یہی ایک راستہ ہے کہ وہ کشتیِ نوحؑ میں سوار ہو جائیں اور کشتیِ نوحؑ یعنی ذریتِ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پرچم ہے۔ میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ وہ پرچم لواءِ الحمد ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کا پرچم ہے جو اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو معراج کے موقع پر عطا فرمایا اور یہی وہ پرچم ہے کہ جو عرش پر لہرا رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے وہ پرچم حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ میں دیا، وہ اسے لے کر

Publisher: HALQA-E-ALVIA UL QADRIA (trust)

یہاں تشریف لائے اور اللہ کی توحید کا پرچم بلند فرمادیا لیکن جب وہ ہم سے جدا ہونے لگے اور پردہ فرمانے لگے تو چونکہ پرچم تو قیامت تک کیلئے ہے ناں! اس لئے انھوں نے ایک ہستی کو اپنا جانشین مقرر فرمادیا یہ فرما کر کہ "میں جس کا مولا ہوں یہ علیؑ بھی اس کا مولا ہے"۔ اور یہ میں اپنی بات نہیں کہہ رہا ہوں، یہ رسول اللہ ﷺ کی بات ہے کہ انھوں نے خطبۂ غدیرِ خم میں ارشاد فرمایا "من کنت مولاہ فھذا علی مولا" (اس حدیث کے 100 سے زائد راوی ہیں) اور اس طرح مولائیت کا پرچم حضرت علیؑ کو عطا فرمادیا۔ اب جو پرچم حضرت علیؑ کے ہاتھ میں ہے وہ ان کا ذاتی پرچم نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کا پرچم ہے جو اللہ کا پرچم ہے یعنی لواءِ الحمد۔

چنانچہ جو پرچم حضرت علیؑ کے ہاتھ میں ہے وہ اصل میں پرچمِ خداوندی اور توحید کا پرچم ہے۔ تو اس پرچم کے زیرِ سایہ آنے کیلئے اس نظام میں شامل ہونا ضروری ہے کہ جو علی علیہ السلام نے قائم فرمایا ہے۔ مولائے کائنات حضور حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا ابوتراب علیہ السلام نے جو نظام قائم فرمایا ہے وہ قیامت تک قائم رہے گا اور ہے! یہ قادریوں سے چشتیوں سے پوچھیئے کہ وہ کس پرچم کے زیرِ سایہ ہیں؟ تو وہ آپ سے یہی کہیں گے کہ ہمارا پرچم تو علیؑ کے ہاتھ میں ہے، ہمارے رہنما تو علیؑ ہیں! ہمارے امام تو امام علیؑ ہیں!

اب حضرت علیؑ کے بعد امام وہ ہے جس کو حضرت علیؑ نے امام بنایا اور وہ حضرت امام حسنؑ ہیں۔ یہ فقیر واضح کردینا چاہتا ہے کہ اگر حضرت امام حسنؑ کی امامت کو تسلیم نہ کیا گیا تو دنیا تباہی کے اسی غار میں گر جائے گی کہ جس میں گرنے وہ جارہی ہے، اس کو کوئی نہیں بچاسکے گا۔ اگر آپ تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ پرچم جو لواءِ الحمد ہے حقیقت میں آج بھی عرش پر لہرارہا ہے اور وہ امام عالی مقام علی علیہ السلام کے ہاتھ میں ہے۔ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے دونوں بیٹوں نے قربانیاں دے کر اس پرچم کو مستحکم کیا، حضرت امام حسنؑ نے حکومت کو ٹھوکر ماری اور خلافت کو قائم رکھا اور حضرت امام حسینؑ نے اللہ کا ہاتھ غیر اللہ کے ہاتھ میں دینے کے بجائے شہادت کو ترجیح دی اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دین کو پناہ بخش دی۔

چنانچہ خلافت کا نظام آج بھی قائم ہے اور قیامت تک قائم رہے گا۔ اب یہ اور بات ہے کہ دنیاوی

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (Trust) S-8, Block 2-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300 Pakistan email: jilani_mohi@yahoo.com

طاقت اس کے پاس نہیں لیکن اصل میں دنیاوی طاقت عارضی طاقت ہے جو آپ کی زندگی تک ہے۔ زندگی کے بعد کی طاقت تو روح کی قوت ہے جو حقیقت میں اللہ کی ہے۔ اور روح کی طاقت آپ کے پاس نہیں رہی، آپ نے دنیاوی طاقت کے پیچھے جو گمراہی کی طاقت ہے، روح کی طاقت کو گنوا دیا۔ اور آپ جانتے ہیں کہ ہر بادشاہ نے اپنے آپ کو خلیفہ کہلوایا۔ یہی آپ کی تاریخ ہے!

خلیفہ وہ ہوتا ہے کہ جو اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہوتا ہے۔ بندے کسی کو خلیفہ نہیں بنا سکتے، نہ آپ کا ووٹ کسی کو خلیفہ بنا سکتا ہے۔ خلیفہ تو حضور ﷺ نے حضرت علیؑ کو بنایا یہ فرما کر کہ **من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ**۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ حضور ﷺ کس کے مولا نہیں؟ کوئی ہے مسلمانوں میں ایسا؟ اگر مسلمانوں میں ایسے بھی لوگ ہیں تو ان پر کفر کا فتویٰ دینا یا نہ دینا مولویوں کا کام ہے مگر میں یہ کہوں گا کہ وہ گمراہ لوگ ہیں کہ جو کلمہ گو گمراہ ہیں، کلمہ تو پڑھتے ہیں لیکن کلمے پر اعتماد نہیں ہے، یقین نہیں ہے، ایمان نہیں ہے۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ اس ایمان کو اجاگر کروں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے مجھے توفیق دی کہ میں ایک اخبار میں نے نکالا ''ایمان'' کے نام سے، اس کی ڈیوٹی یہی ہے کہ وہ ایمان کی ضرورتوں کو پورا کرے اور پورا کرتا ہے اور پورا کرتا رہے گا۔ یہاں نہ سُنّی کا سوال ہے نہ شیعہ کا! آپ یاد رکھیئے کہ یہ فرقے جو سازش نے تحت بنائے گئے ہیں تو میرے عزیزو! ان کو مٹ جانا چاہئیے اور ہماری شناخت صرف بطور مسلم ہونی چاہئیے۔ یاد رکھیئے کہ طوفان آیا ہوا ہے اور اب کشتیٔ نوحؑ کی ضرورت ہے۔

میں اس بات کو ضرور بار بار دوھراؤں گا کہ امت کی فلاح کا واحد ذریعہ ساداتِ حسنی اور ساداتِ حسینی کا اتحاد ہے اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک اپنی ذریت کے اتحاد کی کس قدر اہمیت ہے، اس کے حوالہ کیلئے میں آپ سے یہ حدیث بیان کرنا چاہتا ہوں کہ جو صحاح ستہ میں موجود ہے اور کم از کم وہ علماء جو درسِ نظامی سے تعلق رکھتے ہیں، وہ اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ بات یہ ہے کہ ام المومنین حضرت امِ سلمیٰؓ نے حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہدیؑ ہم میں سے ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں مہدیؑ ہم میں سے ہوگا (اور حضور ﷺ کی یہ حدیث بھی سامنے رکھنی چاہئیے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ''اولنا محمد، اوسطنا محمد، آخرنا محمد''، وہ ہم سے ہوگا اور وہ محمد

Publisher HALQA E ALVIA QADRIA (trust) SC-8, Block 10-A, Gulshan e Iqbal Karachi 75300 Pakistan email: jilanionline@yahoo.com

ہوگا)۔ ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے تو دو صاحبزادے ہیں (اب یہ تشریح ہو رہی ہے اور میں یہ کہوں گا کہ یہ منجانب اللہ ہے، رسول اللہ ﷺ چاہتے ہیں کہ یہ معاملہ کھولیں) آپ ﷺ کے دو شہزادے ہیں ایک حسنؓ ہیں ایک حسینؓ ہیں دونوں کو آپ ﷺ نے اپنا بیٹا فرمایا، اب مہدی (علیہ السلام) ان میں سے کس کی اولاد میں ہوگا؟ (حضور ﷺ اگر چاہتے تو کسی ایک شہزادے کی اولاد کا نام لے کر تخصیص فرما کر اپنی ذریت کو دو حصوں میں بانٹ دیتے لیکن نہیں بانٹا بلکہ کافی ناراضی کے الفاظ میں فرمایا) اے اُمِ سلمیٰؓ! یاد رکھ فاطمہؓ کے دونوں بیٹے میری ذریت میں ہیں اور میں کہہ چکا کہ وہ فاطمہؓ کی اولاد میں ہوگا۔ ام المومنین حضرت ام سلمیٰؓ خاموش ہوگئیں۔

تو حضور ﷺ نے تو اپنے بیٹوں میں تخصیص نہیں فرمائی ہے اور بیٹوں کی اولادیں جو اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی آرزومند ہیں، میں کہتا ہوں کہ انھوں نے اس بات کو قائم رکھا۔ میں مبارکباد دیتا ہوں اپنے اثنا عشری بھائیوں کو کہ انھوں نے حضرت امام حسینؓ کو زندہ رکھا اور ہر سال عزاداری کے ذریعہ وہ حسینیت کو سامنے لاتے ہیں۔ عمل کتنا ہوتا ہے کتنا نہیں ہوتا یہ میرے سامنے نہیں ہے، میرے سامنے معاملہ یہ ہے کہ بات ایک قانون کے طور پر تو سامنے آتی ہے۔ تو جو گروہ امام حسین علیہ السلام کے نام کو زندہ رکھے ہوئے ہے وہ بے شک قابلِ مبارکباد ہے اور اگر وہ حسینیت کو سامنے نہ لاتا تو میں اندیشہ محسوس کرتا ہوں کہ جیسے امام حسن علیہ السلام کو تاریخ سے اڑا دیا گیا ہے، ویسے لوگ امام حسین علیہ السلام کو بھی فراموش کر دیتے۔ امام حسن علیہ السلام کا تو کوئی ذکر کرتا ہی نہیں، کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیسے شہید کئے گئے؟ کوئی نہیں جانتا کہ ان کی سلطنت کا تختہ کیسے الٹا گیا؟ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا تھے؟ وہ رسول ﷺ کے نواسے ہیں۔ ان کی یادگار قائم نہیں ہو سکی کیونکہ جو گروہ ان کا نام لینے والا تھا یعنی حسنی سادات وہ بے شک اس طرف حالات کی نوعیت کی وجہ سے رجوع نہیں کر سکے، لیکن ایک شخص ان میں ایسا بھی آیا جس نے اس طرف رجوع کیا اور وہ حضور ابو محمد محی الدین حضرت شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جنھوں نے یہ بتایا کہ میں حسنی ہوں اور حسینی ہوں اور دونوں نسبتیں میرے پاس ہیں، میں دونوں نسبتیں رکھتا ہوں اور ''اوسطنا محمد'' کا مظہر ہوں۔

اور ایک شرپسند گروہ نے جس نے آج کراچی میں یہ سب فساد برپا کر رکھا ہے، اسی شرپسند گروہ

نے حضور غوث پاکؒ کی ان دونوں باتوں کو (کہ وہ حسنی اور حسینی ہیں) اپنے لئے خطرہ محسوس کیا اور ان کی تصانیف میں ایسی باتیں رکھ دیں کہ جو ایک گروہ کو ان سے کم از کم متنفر کر دیں۔ حضور غوث پاکؒ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا کہ یہ کتاب میری نہیں ہے لیکن اس کے باوجود شہرت ہو چکی تھی۔ یہ فقیر جیلانی چاند پوری اب بھی بہ بانگِ دہل کہتا ہے کہ اس کتاب میں جو ایسے حصے شامل کئے گئے ہیں جن سے حضرات اہل تشیع کی دل آزاری ہو وہ حضور غوث پاکؒ کے نہیں ہیں کیونکہ حضور غوث پاکؒ تو خود حسنی اور حسینی سید ہیں، ان کے پاس تو دونوں نسبتیں موجود ہیں۔ چنانچہ یہ حضور غوث پاکؒ پر بہتان تھا کہ انھوں نے اہلِ تشیع کے خلاف کچھ فرمایا ہے اور ان کے اس پوتے جیلانی چاند پوری نے اس کی تردید کی۔ میرے دوستوں میں جو اہل علم تھے، انھوں نے اس تردید کو تسلیم کیا اور میری بات کو مانا اور ہم اکھٹے ہو کر ایک نتیجہ پر پہنچے کہ یقیناً اب ذریتِ رسول ﷺ کو اکھٹے ہو جانا چاہئیے تا کہ جیسے واقعات کراچی میں پیش آئے ہیں، ایسے واقعات ظہور ہی میں نہ آئیں۔ چونکہ اگر ذریت اکھٹی ہو گئی تو کشتیِ نوح بن جائے گی اور کشتیِ نوح اگر بن گئی تو امت کیلئے یہ فائدہ ہے کہ امت طوفان سے بچ جائے گی (اور اب طوفان آ چکا ہے) اور جب وہ طوفان سے بچے گی تو جیسے واقعات کراچی میں ہو رہے ہیں، ایسے واقعات ہوں گے ہی نہیں۔ یہ واقعات جو اس وقت ہو رہے ہیں، میں بہ بانگِ دہل کہوں گا کہ شیعہ سنی اختلاف کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے بلکہ اس سازش کے پیچھے وہ گروہ کام کر رہا ہے جو حقیقت میں مرتد ہے لیکن اس کو ہمارے علماء نے مرتد کے بجائے کافر قرار دلوا کر اقلیتوں کے حقوق دلوا دیئے ہیں، اس گروہ کا ایک حصہ حکومت میں ہمیشہ سے رہا اور آج بھی ہے اور حکومت اس کے گروہ کے دباؤ میں ہے۔

جہاں تک کراچی کا معاملہ ہے تو فسادات اور ہنگامہ آرائی کی سازشوں کو ناکام بنانے کا ایک ہی حل، ایک ہی راستہ، ایک ہی سبیل ہے اور وہ ہے اتحاد اور اتحاد بھی ذریتِ رسول اللہ ﷺ کا۔ ذریتِ رسول اللہ ﷺ کا اتحاد اگر قائم ہو گیا تو سنی شیعہ اتحاد قائم ہو جائے گا اور کشتیِ نوح تیار ہو جائے گی۔ اور کشتیِ نوح تیار ہو گی تو امت کے جو لوگ اس میں سوار ہوں گے وہ بچ جائیں اور جو سوار نہیں ہوں گے وہ غرق ہو جائیں گے۔ یاد رکھیئے کہ اندیشہ ہے کانا دجال اسلامی مملکت ایران کی طرف طوفان برپا کر سکتا ہے، اس لئے ہوشیار ایرانی بھائی ہوشیار!

Publisher: FALQA E ALVIA UL QADRIA (trust) sd-8 block 10-A, Gulshan e Iqbal Karachi-75300 Pakistan email: jilani...@yahoo.com

میں اپنے بھائیوں سے ایک مرتبہ پھر التجا کروں گا خاص طور پر ان سے کہ جن کے رشتے دار عزیز اقارب دوست ان فسادات میں شہید یا زخمی ہیں کہ وہ اس غم کی آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھائیں، کسی کو نقصان نہ پہنچائیں، یہی ہم اہلِ سادات کی خاندانی روایات ہیں، یہی ہماری خاندانی خصوصیت ہے۔ ہمیں چاہئیے کہ صبرِ حسین علیہ السلام کو اجاگر کریں، ہم علی علیہ السلام کے صبر کو اجاگر کریں۔ حضرت علیؑ کا خون مسجد میں بہا تھا، تو یہ بے شک اللہ کی طرف سے ہمارے لئے سعادت ہے کہ ہمارا خون بھی اس خون میں شامل ہو گیا اور یہ بات ان والدین کیلئے باعثِ فخر ہونی چاہئیے کہ جن کے بیٹے مسجد میں شہید ہوئے، میں انھیں سلام کرتا ہوں اور پھر یاد دہانی کراتا ہوں ہنگامہ آرائی اسلام میں کسی طرح بھی جائز نہیں بلکہ بالخصوص اہلِ سادات تو ہمیشہ اس کے خلاف رہے۔ اہلِ سادات کے دونوں گروہ جو ذریتِ رسول ﷺ ہیں وہ کبھی بھی ہنگامہ آرائی کو پسند نہیں کرتے اور میں تو یہ کہوں گا کہ حضرت علیؑ نے ذوالفقار کو نیام میں ڈال دیا ہے اور کیا آپ یہ بھول گئے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام جب جہاد کر رہے تھے تو ہزاروں کے مقابلے کی بات نہیں لاکھوں کی بھی اگر بات ہوتی تو کاٹ کر رکھ دیتے لیکن ایک آواز آئی اے بیٹا! کب تک جہاد کرو گے۔ اس کے جواب میں مولا امام حسین علیہ السلام نے ذوالفقار کو نیام میں داخل کر لیا اور جب وہ نیام میں داخل ہو گئی ہے تو امام عالی مقام سید الشہداء جانِ اولیاء جگر گوشۂ بتول حسین علیہ السلام کے جانشین امام مہدی علیہ السلام ہی اسے باہر نکال سکتے ہیں، کسی اور کو نہ نکالنا چاہئیے اور نہ وہ اس کا اہل ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور مجھے بھی یقین دلایا گیا ہے کہ ذوالفقار آج بھی ذریتِ رسول ﷺ کے ہاتھوں میں ہے، وہ کہیں غائب نہیں ہے، لیکن اس کو چلنے نہیں دیا جا رہا اور نہ دیا جائے گا جب تک کہ امام مہدی علیہ السلام ظہور نہ فرمالیں۔ یہ اصل میں امام مہدی علیہ السلام کا کام ہے، ہمیں ان ہی کا انتظار ہے اور اب وقت آ گیا ہے، ہمیں ان کی اشد ضرورت ہے اور یہ فقیر اپنے رب سے التجا کرتا ہے کہ اے میرے مالک! میرے معبود! ہمارے امام کا ظہور فرمادے، یہی تمام برائیوں کا حل ہے، یہی تمام آفتوں کا حل ہے، یہی تمام گمراہیوں کا حل ہے۔

وما علینا اِلّا البلٰغ

Publisher: HALQA E ALVIA UL QADRIA (trust) st-8, block 10-A, Gulshan e Iqbal Karachi-75300 Pakistan email: jilanionline@yahoo.com